IJAER/July-August 2024/Volume-13/Issue-4 ISSN: 2278-9677
International Journal of Arts & Education Research
(Peer-Reviewed, Open Access, Fully Refereed International Journal) Impact Factor:7.06

فارسی شعرو ادب میں ہندو شعراء ومصنفین کا کردار اورحصّہ ..... ایک تجزیہ

دکترمحمد ساجر استاد زبان فارسی

ہندوستان میں فارسی ادب کی ترقی صرف مسلمان اہلِ قلم کی مرہونِ منت نہیں تھی، بلکہ ہندو اہلِ علم ، دانشور، شعرا، منشیوں، مترجموں، مؤرخوں اور لغت نویسوں نے بھی اس کی تشکیل و ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ خصوصاً سولہویں صدی کے اواخر سے ہندو اہلِ قلم کی فارسی ادبی سرگرمیاں بہت نمایاں ہوئیں۔

۱۔ فارسی زبان سیکھنے اور سرکاری خدمات میں حصہ:

سلطنتِ مغلیہ میں فارسی کو سرکاری اور دفتری زبان کی حیثیت حاصل ہونے کے بعد کایستھ، کھتری، کشمیری پنڈت (Kayasth)

کایستھ : روایتی طور پر لکھاری، حساب دان، اور شاہی عدالتوں کے منتظمین رہے ہیں۔ مغلیہ دور اور برطانوی راج میں یہ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز تھے۔

انہوں نے ہر دور کی سرکاری زبان (جیسے فارسی اور بعد میں انگریزی) پر مہارت حاصل کی، جس کی وجہ سے یہ ہمیشہ اقتدار کے قریب رہے۔

یہ بنیادی طور پر ہندومت کے ماننے والے ہیں اور بھگوان چترگپت کو اپنا جدِ امجد مانتے ہیں، جنہیں اعمال کا حساب رکھنے والا دیوتا سمجھا جاتا ہے۔

کھتری: یہ بنیادی طور پر تجارت، کاروبار، اور انتظامی امور سے وابستہ رہے ہیں۔ ان کا تعلق زیادہ تر پنجاب کے خطے سے اور سندھی عامل طبقوں کے بہت سے افراد نے فارسی زبان و ادب میں مہارت حاصل کی۔ وہ منشی، محرر، کاتب اور ہے۔ دفتری عہدوں پر فائز ہوئے اور اس طرح فارسی نثر کے عملی فروغ میں اہم حصہ لیا۔

۲۔ اکبر کا دور:

اکبر کے عہد میں ہندوؤں کے لیے علمی و ادبی سرگرمیوں کے مواقع میں اضافہ ہوا۔ فارسی کے سرکاری استعمال اور اکبر کی نسبتاً وسیع ثقافتی پالیسی نے ہندو اہلِ علم کو فارسی سیکھنے اور اس میں تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ کیا۔ فارسی میں ہندوستانی مذہبی اور ادبی متون کے تراجم نے بھی اس اشتراک کو مضبوط کیا۔

۳۔ ہندو فارسی شعراء:

سولہویں صدی کے اواخر سے ہندوؤں نے مجموعی طور پر ہند و فارسی ادبی تہذیب کی ترقی اور بالخصوص فارسی شاعری کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان شعرا نے فارسی کی تقریباً تمام اہم شعری اصناف، خصوصاً غزل، مثنوی، قصیدہ اور رباعی میں طبع آزمائی کی۔ اکبر کے عہد میں **راجا منوہر داس اور بھُوپت** رائے **ساوائی** بیگم جیسے ہندو شعرا کا ذکر ملتا ہے۔

چندر بھان برہمن اس سلسلے کی نہایت اہم شخصیت ہیں۔ وہ برہمن خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور شاہ جہاں کے دربار کے روز نامچہ نگارتھے۔ ان کا شعری مجموعہ اور نثری تصنیف چہار چمن ہندوستانی فارسی ادب میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

انہیں ہندوستان کے ابتدائی ممتاز ہندو فارسی شعرا و نثر نگاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ایک جرمن نامی معروف تاریخی، سیاسی اور علمی شخصیت (Heinrich)

اس نے **یہاں تک کہا کہ** اٹھارہویں صدی کے اختتام سے پہلے ہندو تقریباً مسلمانوں کے فارسی اساتذہ بن چکے تھے۔

اس رجحان کے فروغ میں کئی عوامل کارفرما تھے۔ ان میں ایک اہم عامل **۱۵۸۲ء میں اکبر بادشاہ** کے حکم پر، **راجا ٹوڈر مل جو**بااثر وزراء میں سے ایک تھے، جنہوں نے مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر کے دورِ حکومت میں **وزیر خزانہ** کے طور پر خدمات سرانجام دیں ۔ وہ اکبر اعظم کے دربار کے نو رتنوں میں شامل تھے، کی نگرانی میں فارسی کو مغلیہ سلطنت کی تمام

سطحوں پر سرکاری دفتری زبان قرار دیا گیا ۔ اسی کے ساتھ کشمیر کے حکمران زین العابدین اور سکندر لودھی کی پالیسیوں نے بھی اس میں جان ڈالی۔

فارسی کو سرکاری زبان بنائے جانے کا ایک اہم نتیجہ یہ نکلا کہ وہ بڑی ہندو برادریاں فارسی سیکھنے کے بعد مغلیہ حکومت کے فارسی منشیوں کے ساتھ کام کرنے کی طرف متوجہ ہوئیں۔ یہ لوگ بطور **کاتب**، **منشی اور محرر** سرکاری نظام میں شامل ہوئے اور غالب مسلم طبقے سے ان کے قریبی روابط قائم ہوئے۔ یہی طبقہ فارسی ادب کے مختلف شعبوں میں ہندوؤں کی علمی و ادبی خدمات کے بڑے ذمہ دار تھے۔

صوفی شاعری کے بعض سلسلوں اور خانقاہی حلقوں کا غیر مسلم مریدوں کے لیے کھلنا بھی نہایت اہم تھا۔ مثال کے طور پر **نقشبندی سلسلے کے مرزا مظہر جانِ جاناں** نے غیر مسلم شاگردوں کو بھی اپنے حلقۂ ارادت میں جگہ دی۔ ہندوؤں کا فارسی ادب سے یہ تعلق صرف اکبر اور اس کے جانشینوں کے زمانے تک محدود نہیں رہا بلکہ سترہویں صدی میں دکن کی آزاد ریاستوں، اٹھارہویں صدی کے آغاز میں مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد وجود میں آنے والی علاقائی ریاستوں اور بالآخر برطانوی ہندوستان تک پھیل گیا۔

۴۔ فارسی سے ہندوؤں کی ابتدائی وابستگی:

فرشتہ (**محمد قاسم ہندوشاہ استرآبادی فرشتہ** کی کتاب **تاریخِ فرشتہ**) کے مطابق فارسی زبان میں ہندوؤں کی سنجیدہ دلچسپی کا آغاز **سکندر لودی** کے عہد سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ کسی ہندو مصنف کی فارسی شاعری کا اولین ثبوت بھی اسی زمانے سے ملتا ہے۔ عبدالقادر بدایونی نے ایک عالم برہمن کا ذکر کیا ہے، جس کا نام غالباً **پنڈت ڈونگرتھا۔ وہ** مسلم دورِ حکومت (خصوصاً مغلیہ یا متاخرین کے دور) میں جب ہندوؤں نے فارسی اور مسلمانوں کے دیگر رائج علوم سیکھنا شروع کیے، تو وہ ان علوم کے استاد اور ماہر بن گئے۔ **پنڈت ڈونگر مل** اسی دور کے ایک ایسے ہی نامور ہندو عالم تھے جو نہ صرف ان علوم پر دسترس رکھتے تھے بلکہ **اردو/فارسی کے اچھے شاعر** بھی ہو گئے۔

۵۔ ہندوؤں کی نثر نگاری:

ہندو اہلِ قلم نے فارسی نثر میں بھی قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ چندر بھان برہمن کے علاوہ منشی ہَرکرن، سوجن رائے بھنڈاری اور آنند رام مخلص جیسے اہلِ قلم نے فارسی نثر، تاریخ، انشا اور علمی ادب کو فروغ دیا۔ سوجن رائے بھنڈاری کی خلاصۃ التواریخ ہندوستان کی تاریخ سے متعلق اہم فارسی تصنیف ہے

۶۔ لغت نویسی میں حصہ:

ہندو اہلِ قلم نے فارسی لغت نویسی اور اصطلاحات کے میدان میں بھی غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ مثال کے طور پر آنند رام مخلص کی'' مرآۃ الاصطلاح'' فارسی شعری محاورات، اصطلاحات اور ضرب الامثال سے متعلق اہم تصنیف ہے۔ بعد کے دور میں لالہ ٹیک چند بہار کی بہارِ عجم بھی فارسی لغت نویسی کی نمایاں مثال ہے۔

۷۔ تذکرہ نگاری:

ہندوستانی فارسی ادب میں ہندوؤں کی ایک اہم خدمت تذکرہ نگاری ہے۔ بندرا بن داس خوشگو کی سفینۂ خوشگو اور لچھمی نرائن شفیق کی **گُلِ رعنا** جیسی تصانیف فارسی شعرا کے حالات اور ادبی سرمایہ محفوظ کرنے میں اہم ہیں۔

۸۔ ترجمہ نگاری:

ہندو اہلِ علم نے ہندوستانی مذہبی اور کلاسیکی ادب کو فارسی کے قالب میں منتقل کرنے میں بھی حصہ لیا۔ رامائن، مہابھارت اور دیگر ہندوستانی علمی و مذہبی روایات سے متعلق تراجم نے فارسی دنیا کو ہندوستانی فکر، فلسفے اور تہذیب سے متعارف کرایا۔ فارسی اور ہندوستانی علمی روایت کے اس باہمی تعلق نے ہندوستانی فارسی ادب کو ایک منفرد شناخت دی۔

۹۔ تصوف اور فکری ہم آہنگی:

ہندو فارسی شعرا نے ہندوستانی فلسفیانہ تصورات، خصوصاً ویدانت کے بعض افکار کو فارسی صوفیانہ اصطلاحات اور عرفانی فکر کے ساتھ بیان کیا۔ اس سے ہندوستانی فارسی شاعری میں ایک مخصوص فکری اور تہذیبی رنگ پیدا ہوا۔

شاہ جہاں کے زمانے کے ایک اور شاعر **متھرا داس ہندو** تھے۔ انہوں نے ایک دیوان کے علاوہ دو مثنویاں، **لیلیٰ و مجنوں** اور **خسرو و شیریں**، بھی لکھیں۔ ان کا دیوان تقریباً ایک ہزار اشعار پر مشتمل تھا۔ ان کا اسلوب چندر بھان برہمن کے اسلوب سے مشابہ تھا اور وہ اس دور میں مقبول ہونے والے ہندوستانی اسلوب کے پیچیدہ لفظی صنائع سے عموماً گریز کرتے تھے، تاہم انہوں نے طویل ردیفوں اور مشکل قافیوں کا استعمال کیا۔

۱۰۔ اٹھارہویں صدی میں ہندو فارسی شاعری:

سترہویں صدی کے اختتام اور پوری اٹھارہویں صدی میں فارسی شاعری کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کرنے والے ہندو مصنفین کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ انہوں نے فارسی شاعری کی تقریباً تمام اہم اصناف میں قابلِ ذکر ادبی سرمایہ پیدا کیا۔ موضوعاتی اعتبار سے اس دور میں **ویدانت کے وحدانی فلسفے** کے مختلف تصورات کو اسلامی صوفیانہ اور عرفانی افکار کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا رجحان بڑھا۔ اسی زمانے میں ہندوستانی موضوعات پر لکھی جانے والی مثنویوں کی تعداد بھی بڑھی۔ اس دور کے ہندو غزل گو شعرا نے اپنے مسلم معاصرین کی طرح **ہندوستانی اسلوب** کو پسند کیا۔

ہندوؤں کی دلچسپی صرف شاعری تک محدود نہیں رہی بلکہ **لغت نویسی، شعرا کے تذکروں اور شعری مجموعوں** کی تدوین میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ ان شعبوں میں ہندو اہلِ علم نے کم از کم انیسویں صدی کے وسط تک ہندوستان میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

لغت نویسی کے میدان میں **لالا ٹیک چند بہار** کی *بہارِ* عجم اور **سیالکوٹی مل وارستہ** کی مصطلحات الشعرا قابلِ ذکر ہیں۔

تذکرہ نگاری میں **بندرابن داس خوشگو** کی *سفینۂ خوشگو* اور **لچھمی نرائن شفیق اورنگ آبادی** کی *گلِ رعنا* اور *شامِ غریباں* اہم تصانیف ہیں۔

۱۱۔ میرزا عبدالقادر بیدل کے حلقے سے وابستہ ہندو شعرا:

دہلی میں **مرزا عبدالقادر بیدل** کے گرد قائم ہونے والے ادبی حلقے سے متعدد ہندو شعرا وابستہ تھے۔ ان میں **آنند رام مخلص** خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ انہوں نے ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا اور اپنے زمانے کے بہترین ہندو فارسی شاعر کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ انہوں نے نثر میں بھی متعدد کتابیں لکھیں، جن میں **مرآۃ الاصطلاح** خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ مغلیہ ہندوستان میں مستعمل فارسی شعری اصطلاحات اور ضرب الامثال سے متعلق ایک اہم لغوی کتاب تھی۔

لالا امانت رائے امانت کی اہم تصنیف **جلوۂ ذات** تھی، جو تقریباً آٹھ ہزار اشعار پر مشتمل مثنوی ہے اور جس میں رباعیات اور غزلیات بھی شامل ہیں۔ یہ *بھگوت پران* پر مبنی تھی اور اس میں کرشن کی شخصیت اور اس کے اعمال کی ایک خاص اسلامی تعبیر پیش کرنے کا رجحان دکھائی دیتا ہے۔

لالا شیو رام داس حیاؔ نے متھرا، جو ہندوؤں کا مقدس شہر ہے، کے بارے میں **گلگشتِ بہارِ ارم** نامی کتاب لکھی۔ اس تصنیف پر بیدل کی **چہار عنصر** کا اثر نمایاں ہے۔ انہوں نے ایک دیوان بھی مرتب کیا جس میں زیادہ تر غزلیں شامل تھیں اور جس پر ان کے استاد کے اسلوب کا گہرا اثر تھا۔ بیدل کے اہم شاگردوں میں ایک ہندو شاعر **لالا سکھ راج سبقت** بھی تھے، جن کا تعلق لکھنؤ سے تھا۔

۱۲۔ مرزا مظہر جانِ جاناں اور ہندو صوفی شعرا:

مرزا مظہر جانِ جاناں کا خیال تھا کہ ہندو بھی الہامی ہدایت سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہندو شاگردوں کو بھی اپنے روحانی حلقے میں شامل کیا۔ ان میں **بساؤن لال بیدار** قابلِ ذکر ہیں، جنہیں تذکروں میں ایک عمدہ شاعر قرار دیا گیا ہے۔

غیر مسلموں کے لیے کھلے ہوئے روحانی اور شعری حلقوں میں **بھُوپت رائے بیگم بیراگی** ایک نہایت اہم شخصیت تھے۔ ان کا تعلق **جموں کے کھتری خاندان** سے تھا۔ وہ ایک طرف ہندو ویشنو سنیاسی **نارائن بیراگی** اور دوسری طرف مسلمان صوفی شیخ **محمد صادق** کے مرید تھے۔ شاعری میں انہوں نے **مرزا افضل سرخوش** سے تعلیم حاصل کی۔

ان کی اہم تصنیف ایک طویل مثنوی تھی جسے بعض اوقات **قصصِ فقرائے ہند** بھی کہا جاتا ہے۔ اس مثنوی میں **مولانا روم کے افکار اور ویدانتی تصورات** کو باہم مربوط کیا گیا ہے۔ یہ تصنیف ہندو مسلم فکری و صوفیانہ تعامل کی ایک اہم مثال ہے۔

۱۳۔ اٹھارہویں صدی کے دیگر ہندو فارسی شعرا:

اٹھارہویں صدی کے متعدد دوسرے ہندو فارسی شعرا کی تصانیف بھی محفوظ ہیں۔ ان میں جسونت رائے منشی، جو لاہور کے کایستھ تھے اور بعد میں جنوبی ہند منتقل ہوگئے، قابلِ ذکر ہیں۔ انہوں نے نثر کی متعدد کتابیں اور ہندوستانی اسلوب میں ایک مختصر دیوان لکھا۔
رائے سرب سکھ دیوانہ ایک کثیر التصنیف غزل گو شاعر تھے۔ وہ دہلی سے لکھنؤ منتقل ہوئے اور مرزا فاخِر مکین کے شاگرد بنے۔ ان کے متعدد پیروکار بھی پیدا ہوئے۔
صاحب رام خاموش دہلی کے منشی تھے اور شاہ عالم ثانی کے زمانے میں خدمات انجام دیتے تھے۔ وہ فارسی کے مہاجر شاعر حزین لاہیجی کے شاگرد تھے۔ ان کا ایک بڑا دیوان محفوظ ہے جس میں قصائد، قطعات، مثنویاں، غزلیات اور رباعیات شامل ہیں۔

۱۴۔ سکھ فارسی شعرا:

سترہویں صدی کے اواخر سے بعض **سکھ اہلِ قلم** نے بھی ہندوستانی فارسی شاعری میں حصہ لیا۔ ان میں **بھائی نند لال گویا** نمایاں ہیں۔ وہ غزنی کے ایک ہندو خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور بعد میں **گرو گووند سنگھ** کے عقیدت مند ہوگئے۔ انہوں نے مختلف شعری تصانیف لکھیں جو بعد میں سکھ مذہبی ادبی روایت کا حصہ بن گئیں۔

لاہور کے **دیوان سنگھ خلیق** بھی اٹھارہویں صدی کے ایک فارسی شاعر تھے۔ ان کے حالاتِ زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات دستیاب ہیں، تاہم ان کا تقریباً سو غزلوں پر مشتمل ایک دلچسپ دیوان محفوظ ہے۔ انہوں نے **سیف الملوک و بدیع الجمال** کی داستان پر ایک مثنوی بھی لکھی۔
گرو گووند سنگھ سے بھی ایک فارسی مثنوی **ظفرنامہ** منسوب کی جاتی ہے۔

انیسویں صدی میں ہندو فارسی شعراء:

فارسی کے نام ۱۳۰ ذکر کیے عبداللہ نے اٹھارہویں صدی کے اواخر اور انیسویں صدی میں زندگی بسر کرنے والےشعراء ہیں۔ ان میں **راجہ رتن سنگھ زخمی** اہم ہیں۔ ان کا تعلق ایک ایسے کایستھ خاندان سے تھا جو کئی نسلوں سے اودھ کے نوابوں کی خدمت میں مصروف تھا۔ انہوں نے نثر میں متعدد تصانیف لکھیں، جن میں شعرا کا تذکرہ **انیس العاشقین** شامل ہے۔ ان کا ایک دیوان بھی تھا جس میں غزلیں، مخمسات اور رباعیات شامل تھیں۔

ہر گوپال تفتہ سکندرآباد کے ایک کایستھ شاعر تھے اور **مرزا غالب** کے پسندیدہ شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے فارسی شاعری کے چار مجموعے چھوڑے، جن کی اسلوبی اور ادبی اہمیت نمایاں ہے۔
ایک اور اہم شخصیت **مرزا محمد حسن قاتل** تھے۔ وہ ایک ہندو خاندان میں پیدا ہوئے اور اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کا نام **دیوالی سنگھ** تھا۔ دہلی سے لکھنؤ منتقل ہونے کے بعد وہ اودھ کے دارالحکومت میں فارسی ثقافت کی ایک اہم شخصیت بن گئے اور ان کے متعدد شاگرد پیدا ہوئے۔
ان کے شعری دیوان نے اگلی نسل کے شعرا کو خاصا متاثر کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے فارسی زبان اور علمِ عروض و بلاغت سے متعلق کئی نثری کتابیں بھی لکھیں، جن میں **شجرت الامانی** اور **نہر الفصاحت** شامل ہیں۔ ان تصانیف میں فارسی قواعد، بلاغت، اسلوبِ تحریر اور خصوصاً **ہندوستانی فارسی کی خصوصیات** پر بحث کی گئی ہے۔

ہندوستانی فارسی ادب دراصل مشترکہ تہذیبی اور ادبی ورثہ ہے۔ ہندو اہلِ قلم نے فارسی کو صرف دفتری ضرورت کے طور پر نہیں سیکھا بلکہ اسے اپنی تخلیقی اور علمی اظہار کی زبان بھی بنایا۔ شاعری، نثر، تاریخ، ترجمہ، لغت نویسی، تذکرہ نگاری اور تصوف تقریباً ہر شعبے میں ان کی خدمات ملتی ہیں۔ چند اہم نام یہ ہیں:

چندر بھان برہمن کا شاعر، نثر نگار ہونا ، **منشی ہرکرن** کا انشا نگارکی حیثیت سے، **سوجن رائے بھنڈاری** کا مؤرخ، **ٹیک چند بہار** کا لغت نویس، **بندرا بن داس خوشگو** کا تذکرہ نگار، **لچھمی نرائن شفیق** کا شاعر و تذکرہ نگار اور **آنند رام مخلص** — شاعر، لغت نویس ہونا اپنے اندر فارسی ابان وادب کی خدمات کا ایک اہم حصہ مانا جاتا ہے ۔ زبان وادب کی اس میراث کو

اگلی نسل تک پہنچانے میں ایک کلیدی رول ادا کیا جسے تاریخ اپنے اوراق پر کبھی مٹنے نہیں دے گی۔ اس موضوع پر مزید اطلاعات کے لیے ذیل حوالہ جات کتب پر مستفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

حوالہ جات :

The Akbarnama of Abu’l Fazl

The Ain-e-Akbari of Abul Fazl

Stefano Pellò, *Encyclopaedia Iranica* (تحقیقی مقالہ)

Hindu Persian Poets — Encyclopedia Iranica

Mohd Qasim Hindu shah Astrabadi , Frishtah

(مؤرخ محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی المعروف فرشتہ)